سوال

(214)فرض غسل میں بالوں کا دھونا ضروری ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک بہن برمنگھم سے دریافت کرتی ہیں کہ غسل کرنا جب ضروری ہے تو بالوں کے علاوہ اگر باقی سارا جسم پانی سے تر کرلیا جائے تو فرض ادا ہوجائے گا یا بالوں کا دھونا بھی ضروری ہے۔ یا سر کے بالوں پر اگر تر ہاتھوں کے ساتھ مسح کرلیا جائے تو کیا وہ کافی نہیں ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

فرض غسل یا غسل جنابت میں مرد اور عورت دونوں کے لئے پورے جسم پر پانی ڈالنا ضروری ہے۔ اگر جسم کا کوئی حصہ بھی خشک رہا تو غسل صحیح نہیں ہوگا اور اس حالت میں کوئی نماز اور عبادت قبول نہیں ہوگی۔ خاص طور پر بالوں کے بارے میں زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ رسول اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق بالوں کی جڑوں تک (یعنی چمڑے تک) اگر پانی نہیں پہنچا تو غسل ادا نہیں ہوگا۔ مسئلہ یہ نہیں کہ عورتیں بالوں کو کھلا چھوڑیں یا باندھ کر رکھیں بلکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ پانی بالوں اور چمڑے کو تر کرے۔

جہاں تک بالوں پر مسح کرنے کا تعلق ہے تو قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا بھی کوئی ثبوت نہیں ہے بلکہ غسل کا حکم دیا گیا ہے اور غسل کا معنی معروف ہے۔ اس میں مسح کا ذکر نہیں ہے ہاں اگر کوئی شرعی عذر ہو یعنی بیماری کی وجہ سے یا یہ خطرہ ہے کہ اگر سر دھویا گیا تو تکلیف بڑھ جائے گی۔ یا سر میں ایسا زخم ہے جس میں تکلیف بڑھ جانے کا اندیشہ ہے تو ایسی صورت میں مسح جائز ہوگا لیکن بغیر کسی عذر یا مجبوری کے غسل جنابت میں سر کے بالوں پر مسح کافی نہیں ہوگا۔

فرض غسل کے علاوہ جہاں تک عام غسل کا تعلق ہے تو اس میں کوئی پابندی نہیں ہے۔ اگر کسی وجہ سے کوئی آدمی یا عورت جسم کے کسی حصے کو نہیں دھونا چاہتے اور ضروری صفائی کرلیتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ غسل کرتے وقت پہلے وضو کرنا بہتر ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص463

محدث فتویٰ